

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



# تَعَفُّفٌ نَمَازِ مَغْرِبٍ

تأليف

السيد العبد العبد محمد تليح الدين الشيرازي  
علاء الدين

مترجم

مولانا ذوالفقار علي جعفر

[WWW.IRCPK.COM](http://WWW.IRCPK.COM)

اهل الجنت السنه  
جمعہ

سلسلہ مطبوعات  
36

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تحفہ نمازِ مغرب

تألیف: الشیخ المصطفیٰ العزیز بن محمد بن علی بن الدین الشافعی

ترجمہ: مولانا ذوالفقار علی طاہر

تصحیح و نظر: الشیخ محمد یعقوب طاہر حفظہ اللہ

ناشر

مجمعیت اہلحدیث سندھ کراچی ٹی وی سنٹر

کراچی دفتر: الرامدنی مسجد اہلحدیث مکتبہ الدین لٹری، کراچی فون: 7511932

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں


نام کتاب ..... تحفہ نماز مغرب  
تألیف (سندھی) ..... شیخ العرب والعجم علامہ السید بدیع الدین شاہ الراشدی  
ترجمہ ..... الشیخ ذوالفقار علی طاہر، مدرس معہد السنن للتعلیم والتربیۃ  
تصحیح و نظر ثانی ..... الشیخ محمد یعقوب طاہر، مدرس جامعۃ ابی بکر الاسلامیۃ  
موضوع کتاب ..... نماز مغرب سے پہلے دو رکعت کا سنت نبوی ﷺ سے ثبوت !!  
صفحات ..... 40

سائز ..... 23" x 36" / 16

بار اشاعت ..... اول/ جمادی الاولیٰ 1412ھ بمطابق اگست 2000ء

اردو / عربی کمپوزنگ ..... ابو حظلہ عمران علی شیخ السنن

طباعت ..... فیرفین پرنٹنگ پریس

قیمت ..... 

﴿ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں﴾

☆ دفتر جمعیت اہلحدیث، سندھ، جامع مسجد الرشیدی، موسیٰ لین، لیاری، کراچی، فون: 7511932

☆ مکتبہ السنہ، جامع مسجد سفید اہلحدیث، سوہجہ بازار - 1، کراچی

☆ مکتبہ نور حرم، نعمان پلازہ، گلشن اقبال - 5، کراچی

☆ محمد جنید، مکتبہ توحید، دلی مسجد، دھلی کالونی، کراچی

☆ جامع مسجد محمدی اہلحدیث، پکا قلعہ دروازہ، حیدر آباد

☆ جامع مسجد امیر حمزہ اہلحدیث، لطیف آباد - 5، حیدر آباد

☆ مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور

☆ مکتبہ قدوسیہ، غزنوی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

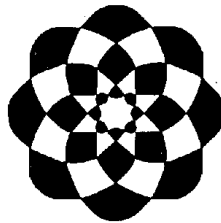
☆ مکتبہ اسلامیہ، بھوانہ بازار، فیصل آباد، فون: 631204

☆ جامع مسجد عثمان بن عفان، سیکٹر 11/2-G، اسلام آباد

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
5	تہدید	1
7	احادیث نبوی ﷺ	
7	حدیث نمبر 1 بروایت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ	2
9	حدیث نمبر 2 بروایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	3
10	حدیث نمبر 3 بروایت عبداللہ بن مزنی رضی اللہ عنہ	4
12	حدیث نمبر 4 بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	5
14	حدیث نمبر 5 بروایت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ	6
14	حدیث نمبر 6 بروایت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	7
16	حدیث نمبر 7 بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	8
16	حدیث نمبر 8 بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	9
17	حدیث نمبر 9 بروایت عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ	10
18	حدیث نمبر 10 بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ	11
20	آثار صحابہ رضی اللہ عنہ و تابعین کرام رحمہم اللہ	
20	اثر نمبر 1 از رغبان مولی حبیب رحمہ اللہ	12
20	اثر نمبر 2 از عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ	13
21	اثر نمبر 3 از راشد بن یسار رحمہ اللہ	14
22	اثر نمبر 4 از عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	15
23	اثر نمبر 5 از زر بن حبیش رحمہ اللہ	16

23	اثر نمبر 6 از عبد اللہ بن عمر ثقفی رحمہ اللہ	17
23	اثر نمبر 7 از عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ	18
24	اثر نمبر 8 از ابن عمر رضی اللہ عنہ	19
25	آثار نمبر 9 تا 28 از صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ	20
31	اثر نمبر 29 از ابن عمر رحمہ اللہ	21
32	<b>مذہب اربعہ</b>	
32	حنفی مذہب سے ثبوت	22
33	مالکی مذہب سے ثبوت	23
34	شافعی مذہب سے ثبوت	24
36	حنبلی مذہب سے ثبوت	25
37	راشدی خاندان کا اس بارے میں مسلک	26





## تمہید

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على امام المرسلين وعلى آله واصحابه والتابعين الى يوم الدين:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر رات دن میں پنج وقتہ نماز فرض کی ہے اور فرض نماز ہر حال میں طوعاً و کرہاً پڑھنی ہے اور فرض نماز جیسی اہم عبادت حضور قلبی کے بغیر مکمل نہیں ہوگی۔ اسی لیے ہر فرض نماز سے پہلے نفلی نماز مسنون اور مشروع کی گئی ہے اس لئے کہ اضطراری عبادت (یعنی جو فرض ہے اور ہر حال میں پڑھنی ہے) سے پہلے اختیاری عبادت (یعنی جو فرض نہیں ہے بلکہ صرف حصول اجر اور شوق دل کی خاطر پڑھی جاتی ہے) ضروری ہے۔ تاکہ دل کا شوق اور قرب الہی کا جذبہ حاصل کر کے پھر آدمی کو فرضی نماز شروع کرنی چاہیے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز سے پہلے سنت پڑھتے تھے اور پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے۔ مگر دیکھنے میں آرہا ہے کہ دوسری فرض نمازوں سے پہلے تو سنتیں پڑھی جاتی ہیں مگر مغرب کی فرض نماز سے پہلے اکثر مساجد میں سنتیں نہیں پڑھی جاتیں بلکہ کچھ لوگوں سے تو یہاں تک سنا گیا ہے کہ مغرب سے پہلے کوئی سنت نہیں ہے اور کچھ لوگ تو ان سنتوں کا اہتمام کرنے والوں کو حقارت کی نظر سے بھی دیکھتے ہیں حالانکہ یہ سنت عہد نبوی ﷺ اور دور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں رائج تھی اور اہل علم اس کے قائل و عامل تھے۔

یہ مختصر رسالہ اسی سنت کے بارے میں تصنیف کر کے ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے تاکہ جو

بھی بے خبری کی وجہ سے اس سنت سے محروم ہے وہ اس سنت پر عمل کر کے قرب الہی حاصل کر سکے۔ کیوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب اور محبت صرف رسول اللہ ﷺ کی اتباع سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے کہ

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

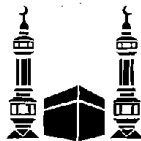
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران ۴۴، ۳۲)

”کہ دیجئے! اے نبی ﷺ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے“

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(المؤلف)

السید ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی المکیؒ



## احادیث نبوی ﷺ

### حدیث نمبر 1

بروایت عبد اللہ بن المغفل رضی اللہ عنہ

﴿عن عبد الله بن المغفل قال قال رسول الله ﷺ بين كل اذانين صلوة بين كل اذانين صلاة ثم قال الثالثة لمن شاء﴾

(متفق عليه.....مشکوٰۃ ص ۶۵)

”عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے مابین نماز ہے۔ دو مرتبہ اسی طرح فرمانے کے بعد تیسری مرتبہ فرمایا جو چاہے (پڑھے)“

یہاں دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے کیوں کہ اقامت کو بھی اذان کہا جاتا ہے۔ اسی لئے امام نسائیؒ نے اپنی ”سنن“ میں اس حدیث پر اس طرح باب قائم کیا ہے

﴿الصلوة بين الاذان والاقامة (ص ۱۱۱)﴾

یعنی ”اذان اور اقامت کے درمیان نماز کا بیان“ اور حافظ ابن حجر ”فتح الباری“ ص ۱۰۷ ج ۲ میں اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ

﴿قوله‘ (بين كل اذانين) أى اذان و اقامه﴾

یعنی ”اس سے مراد اذان اور اقامت ہے“ ”قسطلانی شرح بخاری“ ص ۱۳ ج ۲ میں بھی اسی طرح ہے۔



سوال : بظاہر اذان سے مراد تو اذان ہی ہوتی ہے ؟

جواب : اس طرح تو اس حدیث کے معانی لغو اور بے فائدہ ہو جائیں گے۔ ”فتح الباری“ صفحہ مذکورہ میں ہے کہ ﴿ولا يصح حملة على ظاهره لان الصلوة بين الاذنين مفروضة والخبر ناطق بالتخيير لقوله لمن شاء﴾ یعنی ”اس سے ظاہری مراد یعنی اذان سمجھنا صحیح نہیں ہے کیوں کہ دو اذانوں کے درمیان تو فرضی نماز ہوتی ہے اور یہاں یہ الفاظ ہیں کہ لمن شاء یعنی جو چاہے (پڑھے) اس لئے یہاں اذان مراد نہیں ہے کیوں کہ حدیث سے اختیاری نماز یعنی سنت مراد ہے۔

سوال : اقامت کو اذان کس مناسبت سے کہا گیا ہے ؟

جواب : ”قسطلانی شرح بخاری“ ص ۱۳ ج ۲ میں ہے کہ

﴿ای الاذان والاقامة فهو من باب التغليب او الاقامة

اذان بجامع الاعلام فالاول للوقت و الثاني للفعل﴾

یعنی ”اس سے مراد اذان اور اقامت ہے اور یہاں اقامت کو اذان تغلیباً کہا گیا ہے“ (یعنی دو چیزوں پر ایک چیز کا نام استعمال کرنا مثلاً : سورج اور چاند کو القمرین یا القمران کہنا۔ مغرب اور عشاء کو العشاءین یا ظہر اور عصر کو العصرین کہنا وغیرہ) یا پھر اس لئے (اقامت کو اذان کہا گیا ہے) کہ لفظ اذان کے معنی ہیں معلوم کرانا یا اطلاع دینا اور چونکہ اذان نماز کا وقت بتانے کیلئے اور اقامت نماز کے شروع ہونے کو بتانے کیلئے ہوتی ہے لہذا اقامت کو اذان کہا گیا ہے۔

ناظرین ! اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر اذان اور اقامت کے مابین نماز پڑھنی چاہئے اور اس میں مغرب کی اذان اور اقامت بھی داخل ہیں کیوں کہ حدیث عام ہے

مغرب کو خاص یا مستثنیٰ کرنے کیلئے کوئی دلیل نہیں ہے اور بغیر دلیل کے خاص کرنا خلاف اصول ہے اور غلط ہے اس لئے ثابت ہوا کہ مغرب کے فرض سے پہلے بھی سنت ہے۔

سوال : حدیث میں الفاظ ہیں کہ لمن شاء یعنی جو چاہے (پڑھے) اس لئے یہ سنت دوسری سنتوں جیسی نہیں رہی؟

جواب : یہ غلط وہم ہے، کیوں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مسلسل تین بار کہا کہ دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تو اس بڑی تاکید سے معاً کوئی اس کو لازمی اور فرض نہ سمجھنے لگ جائے اس لئے آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے۔ نیز یہ صرف مغرب کے لئے نہیں بلکہ سب نمازوں کے لئے فرمان ہے۔ پھر اس قسم کا سوال کرنے والا دوسری نمازوں کی سنتوں کو بھی غیر ضروری کہے گا اور اگر نہیں تو صرف اس ایک سنت کو کیوں؟

الغرض : مومن کیلئے آپ ﷺ کا تین بار دہرا کے فرمانا کافی ہے اور وہ حتی الامکان اس سنت کو ترک نہیں کریگا۔

## حدیث نمبر 2

بروایت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

﴿اخرج ابن حبان في صحيحه عن عبد الله بن الزبير قال قال

رسول الله ﷺ ما من صلوة مفروضة الا وبين يديها ركعتان﴾

(موارد الظمان ص ۱۶۲، سنن الدار قطنی ص ۹۹ ج ۱، مختصر قیام الیل للمروزی

ص ۲۶، نصب الراية للزيلعي ص ۱۴۲ ج ۲)

” عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر فرضی نماز سے پہلے دو رکعتیں ہیں“

صحیح حدیث: اس حدیث کو امام ابن حبان سے اپنی ”صحیح“ میں داخل کیا ہے لہذا یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہے اور امام مروزی نے اس کو ثابت مانا ہے اور علامہ سیوطی نے ”الجامع الصغیر“ ص ۱۵۰ ج ۲ میں اس حدیث کو ”حسن“ کہا ہے اور ”نصب الراية“ ص ۱۴۲ ج ۲ کے حاشیہ میں لکھا ہوا ہے کہ ﴿رجال الدارقطني ثقات﴾ یعنی ”دارقطنی کی سند کے تمام راوی ثقہ اور معتبر ہیں“

توضیح: اس روایت میں ہر فرض کا ذکر ہے جس میں مغرب نماز بھی شامل ہے اس لئے اس فرمان نبوی ﷺ کے مطابق اس سے پہلے بھی دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ اس حدیث کو حافظ زلیعی نے ”نصب الراية“ میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کے ثبوت کیلئے ذکر کیا ہے۔ اس طرح امام مروزی اور امام دارقطنی نے اس حدیث سے اسی سنت کا ثبات ہونا مراد لیا ہے۔

### حدیث نمبر 3

بروایت عبد اللہ بن مرنی رضی اللہ عنہ

﴿عن عبد الله المزني، عن النبي ﷺ قال صلوا قبل المغرب﴾

قال في الثالثة لمن شاء كراهية ان يتخذها الناس سنة ﴿﴾

(رواه البخاري في صحيحه ص ۱۵۷ ج ۱)

”عبد اللہ مرنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ نماز مغرب سے پہلے سنت پڑھو۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو چاہے (پڑھے) اس لئے کہ کوئی اس کو لازمی نہ سمجھ لے یعنی فرض نہ جان لے“

توضیح: اس حدیث میں صریح حکم موجود ہے اس لئے کسی بھی مسلمان کو اس سنت سے

عار محسوس نہیں کرنی چاہئے اور اس پر عمل کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتنی چاہئے۔ اور یہاں بھی آپ ﷺ نے لمن شاء فرمایا تاکہ کوئی اسکو فرض نہ سمجھ بیٹھے کیوں کہ سنت شریعت میں واجب کو بھی کہا جاتا ہے جیسے فقہ حنفی کی مشہور کتاب ”الشامی“ ص ۱۷۸ ج ۲ میں ہے اور یہاں آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ کوئی اسکو سنت نہ سمجھ لے اس سے مراد ”واجب“ اور ”فرض“ ہے صرف ”مستحب“ مراد نہیں ہے کیوں کہ آپ ﷺ کے مسلسل تین بار حکم دینے سے گمان ہو سکتا تھا کہ ”فرض“ ہے اور علماء اصول کے نزدیک حکم ”فرض“ اور ”واجب“ کیلئے ہوتا ہے اور نبی ﷺ کی نافرمانی کرنے والے کیلئے سخت وعید آئی ہے۔

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ

عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (سورۃ النور ۹۷ ب ۱۸)

”جو بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں وہ کسی بڑے فتنے یا دردناک عذاب میں گرفتار ہو سکتے ہیں“

ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ”فرض“ ہوتا ہے جب تک اس کے لئے دوسرا کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو کہ اس کی وجہ سے حکم کے اصلی معنی نہ رہیں بلکہ وہ استحباب کیلئے ہو جائے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے یہاں بھی لمن شاء فرمایا کہ یہ حکم ”فرضیت“ کیلئے نہیں ہے بلکہ یہ جملہ اس حکم کیلئے قرینہ صارفہ ہے کہ اسکو ”فرض“ نہ سمجھ لیا جائے باقی اس کے ”سنت“ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس لئے مسلمان جیسے دوسری سنتوں کو ادا کرتے ہیں اسی طرح اس سنت کے ادا کرنے میں بھی کوئی کوتاہی نہ کریں۔

سوال: اس حدیث میں مطلق نماز کا ذکر ہے اور رکعات کی تعداد بیان نہیں ہوئی؟

جواب: اسی صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ”دو“ رکعات کا ذکر ہے جیسے ”حدیث

نمبر 5“ میں آئے گا۔ ان شاء اللہ اور نیز ”حدیث نمبر 2“ میں بھی ”دو“ رکعت کی تعیین ہے۔

### حدیث نمبر 4

### بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

عن مختار بن فلفل عن انس بن مالك قال كنا نصلی علی عهد رسول اللہ ﷺ ركعتین بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب فقلت له اكان رسول اللہ ﷺ صلاهما؟ قال كان یرانا نصلیہما فلم یامرنا ولم ینہانا ﴿

(روہ المسلم فی صحیحہ ص ۲۷۸ ج ۱ مع النووي)

”مختار بن فلفل انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں نماز مغرب سے قبل دو رکعت سنت پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ان (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) کو کہا کیا رسول اللہ ﷺ بھی یہ ”دو“ رکعتیں پڑھتے تھے۔ کہنے لگے آپ ﷺ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے پس نہ ہمیں مزید حکم دیتے اور نہ منع کرتے“  
توضیح: اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ عہد نبوی ﷺ میں مسجد نبوی ﷺ میں اس سنت پر عمل جاری تھا لہذا رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ مسجد نبوی والا یہ طریقہ اپنی مساجد میں جاری رکھیں۔

سوال : اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ خود نہیں پڑھتے تھے؟

جواب : اس حدیث میں ایسا کوئی ”انکار“ نہیں ہے بلکہ ”حدیث نمبر 9“ میں ان شاء اللہ بیان ہو گا کہ آپ ﷺ بھی یہ سنت پڑھتے تھے نیز جس کام کے بارے میں آپ ﷺ حکم کریں اور ترغیب دلائیں اور پھر خود اس پر عمل نہ کریں ایسا سمجھنا آپ ﷺ کی

”شانِ اقدس“ میں ”سوء ظن“ اور ”بدگمانی“ ہے اور آپ ﷺ اس طرح کیسے کر سکتے ہیں حالانکہ جو قرآن آپ ﷺ پر نازل ہوا اس میں خطاب ہے کہ

﴿لَمْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبِرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا لَوْ مَا لَا

تَفْعَلُونَ﴾ (سورہ الصف ۱۷ پ ۲۸)

”تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے اللہ کو اس پر بہت بڑی ناراضگی ہوتی ہے کہ تم دوسروں سے کہو اور خود عمل نہ کرو“

اس لئے یہ ناممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو حکم کریں خود عمل نہ کریں۔ ایضاً: اگر رسول اللہ ﷺ یہ سنت نہ پڑھتے ہوتے تو عام صحابہ رضی اللہ عنہم بھی قطعاً نہ پڑھتے۔ سوال: اس حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم نہیں دیا؟

جواب: اس حدیث میں اس کا انکار نہیں ہے بلکہ راوی کہتا ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ”حکم“ دیا نہ ہی ”منع“ فرمایا“ اس جملے سے یہ مطلب اخذ کرنا غلط ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم نہیں دیا کیونکہ اس موقع پر حکم دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ حکم اس وقت دیا جاتا ہے جب عمل نہ ہوتا ہو جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے عمل ہو رہا تھا تو حکم دینے کی کیا ضرورت؟ بلکہ جب حکم کے بارے میں احادیث اوپر گزریں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی تعمیل کی اور اس سنت کو معمول بنایا پس اس کے سنت ہونے کے لئے یہی کافی ہے کیونکہ سنت کی تین قسمیں ہیں:

- (۱) قولی: یعنی رسول اللہ ﷺ کسی کام کے بارے میں حکم یا ترغیب دیں۔
- (۲) فعلی: جو کام رسول اللہ ﷺ سے عملاً ثابت ہو۔
- (۳) تقریری: جس کام کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ خاموش رہیں منع نہ فرمائیں۔

اور یہ ”سنت“ تینوں طریقوں قولاً، فعلاً، تقریراً ثابت ہے۔ اس لئے اس کے سنت ہو نے میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں رہی۔

### حدیث نمبر 5

بروایت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ

﴿عن عبد الله بن بريدة عن عبد الله المزني قال قال رسول الله ﷺ

صلوا قبل المغرب ركعتين ثم صلوا قبل المغرب ركعتين لمن شاء

خشية ان يتخذها الناس سنة﴾

(رواہ ابو داؤد فی سننہ ص ۱۸۳ ج ۱ و الدارقطنی فی سننہ ص ۹۹ و قال فیہ ثلاثا)

”عبد اللہ بن بریدہ عبد اللہ المزنی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو

(تیسری مرتبہ فرمایا) جو چاہے (پڑھے) اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ناپسند تھا کہ

کوئی اس کو واجب یا فرض سمجھ لے“

صحیح حدیث: اس حدیث پر امام ابو داؤد نے کوئی جرح نہیں کی اور امام دارقطنی و

امام مروزی نے اس کو ”صحیح“ کہا ہے۔

### حدیث نمبر 6

بروایت مرثد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

﴿عن مرثد بن عبد الله المزني قال اتيت عقبة بن عامر الجهني

فقلت الا اعجبك من ابى تميم ركع ركعتين قبل صلوة

المغرب فقال عقبه انا كنا نفعله على عهد رسول الله ﷺ

قلت فما يمنعك الآن قال الشغل ﴿

(رواه البخاری فی صحیحہ ص ۱۵۸ ج ۱ و الدارقطنی فی سننہ ص ۱۰۰ ج ۱ وفیہ ان

ابا نعیم الجیشانی قام فرکع رکعتین قبل صلوة المغرب)

”مرحمہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو کہا میں آپ کو ابو تیمم کی عجیب بات بتاؤں کہ وہ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہیں جواب میں (عقبہ بن عامرؓ نے) کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں (یہ دو رکعتیں) پڑھتے تھے۔ تب میں نے کہا کہ پھر اب آپ کو کس نے روکا ہے کہنے لگے ”الشغل“ یعنی مشغولیت نے۔  
توضیح: شغل سے مراد ضروری مصروفیات ہیں اس لئے کہ اس وقت یہ صحابی (عقبہ بن عامرؓ) مصر کے گورنر تھے اور عوام کے مسائل میں زیادہ مصروف رہتے تھے ”بلوغ الا مانی شرح الفتح الربانی ص ۲۱۷ ج ۴“ اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عہد نبوی ﷺ میں یہ سنت مروجہ تھی۔

سوال: صحابہ رضی اللہ عنہم کے نہ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سنت نہیں ہے؟

جواب: جو فعل رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں رائج ہو وہ سنت ہی ہوتی ہے اور اسی لئے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ابو تیمم کے بارے میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے کی خبر سننے کے بعد ان پر کوئی اعتراض اور انکار نہیں کیا بلکہ اس کے مسنون ہونے کا ثبوت فراہم کیا اور اپنی کوتاہی تسلیم کی۔



## حدیث نمبر 7

## بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

﴿عن انس بن مالك قال كنا بالمدينة فاذا اذن المؤذن للصلوة المغرب ابتدروا لسواری فرکعو ا رکعتين حتى ان الرجل الغريب ليدخل المسجد فيحسب ان الصلوة قد صليت من كثرة من يصليها﴾

(رواه مسلم فی صحیحہ ص ۲۷۸ ج ۱ مع النووی وابن ماجہ فی سننہ ص ۷۳ نحوہ)

”انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں ہوتے تھے جب مغرب کی اذان ہوتی تھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلدی جلدی ستونوں کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے، یہاں تک کہ باہر سے آنے والے مسافر بہت سارے لوگوں کو سنت پڑھتے دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ شاید فرض نماز پڑھی جا چکی ہے“

توضیح: اس حدیث سے بھی بالتفصیل معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی ﷺ میں یہ عمل عام تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے کہ وہ بھی اپنی مساجد کو مسجد نبوی ﷺ جیسا نمونہ بنائیں اور نبوی ﷺ رولج کو اپنے وقت میں رائج کریں۔ اللہم آمین

## حدیث نمبر 8

## بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

﴿عن انس بن مالك رضي الله عنه يقول كان المؤذن يؤذن على

عهد رسول اللہ ﷺ لصلوٰۃ المغرب فیستدر لباب أصحاب رسول  
اللہ ﷺ السواری لیصلون الركعتین قبل المغرب حتی ینخرج  
رسول اللہ ﷺ و هم یصلون ﴿﴾

(رواہ الامام محمد بن نصر المروزی فی قیام الیل "مختصر قیام الیل ص ۲۴")

”انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تھا تب بڑے اور خاص صحابہ رضی اللہ عنہم بسرعت ستونوں کے پیچھے جا کر فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نکلتے اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے“

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ سنت ”مرغوب“ اور ”پسندیدہ“ تھی اور ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) کی یہ کوشش رسول اللہ ﷺ کو بھی ”پسند“ تھی۔

### حدیث نمبر 9

بروایت عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہ

﴿﴾ عن عبد اللہ المزنی ان رسول اللہ ﷺ صلی قبل  
المغرب رکعتین ثم قال صلوا قبل المغرب رکعتین ثم قال  
عند الثالثة ”لمن شاء“ خاف ان يحسبها الناس سنة ﴿﴾

(رواہ المروزی فی قیام الیل ص ۲۸)

”عبد اللہ مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمانے لگے مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔ پھر تیسری بار فرمانے لگے جو چاہے (پڑھے) اس ڈر سے کہ کوئی اس کو فرض نہ سمجھ لے“

**صحت حدیث:** علامہ احمد بن علی مقریزی نے ”مختصر قیام اللیل“ میں اس حدیث کے بعد لکھا ہے کہ ﴿ہذا اسناد علی شرط مسلم﴾ یعنی ”اس حدیث کی اسناد صحیح مسلم کی شروط پر صحیح ہیں“ نیز امام ابن حبان نے اس کو اپنی ”صحیح“ میں ذکر کیا ہے۔ ”موارد الظمان“ ص ۶۳-۱۶۲ اس لئے یہ حدیث ان کے نزدیک بھی صحیح ہے۔

**توضیح:** اس حدیث کے مطابق یہ سنت رسول اللہ ﷺ سے تو لاؤ اور فعلاً دونوں طرح ثابت ہے۔ ”سبل السلام شرح بلوغ المرام“ ص ۵ ج ۲ میں ہے کہ ﴿فثبت شر عیتہما بالقول و الفعل﴾ یعنی ان دو رکعتوں کا مشروع و مسنون ہونا رسول اللہ ﷺ سے تو لاؤ اور فعلاً دونوں طرح ثابت ہے۔ اسی طرح جد امجد صاحب الخلافۃ کا بھی فرمان ہے جیسا کہ آخر میں آپ کی عبارت بھی ذکر کی جائے گی۔ ان شاء اللہ

**ناظرین!** اس حدیث سے یہ وہم دور ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ سنت نہیں پڑھی، کیوں کہ اس حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے خود یہ سنت پڑھی پھر دوسروں کو حکم فرمایا اس سے اس سنت کی بڑی شان ظاہر ہوئی اور اس کے خلاف تمام عذر ختم ہو گئے۔

### حدیث نمبر 10

#### بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

﴿عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال کنا لا ندع الرکعتین قبل

المغرب فی زمن رسول اللہ ﷺ﴾ (رواہ بیہقی ص ۴۷۶ ج ۲)

”ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نماز مغرب سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے“

**توضیح:** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ”دائمی“ اور ”راتیہ سنت“ ہے اور کچھ لوگوں کا

یہ کہنا غلط ہوا کہ کبھی پڑھنی چاہئے اور کبھی ترک کر دینی چاہئے۔

ناظرین! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ یہ سنت پڑھتے تھے اور دوسروں کو تاکید فرماتے تھے اور عہد نبوی ﷺ میں اس پر عمل تھا نیز رسول اللہ ﷺ کے خادم جو عمر کے آخری دس سال آپ ﷺ کی خدمت میں رہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کے دیگر صحابہ عقبہ بن عامر، ابو امامہ باہلی وغیرہم رضی اللہ عنہم بھی اس سنت پر عامل تھے۔ مزید تاکید کیلئے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار بیان کئے جاتے ہیں۔



## آثار صحابہؓ و تابعینؒ

### اثر نمبر 1

از رغبان مولیٰ حبیب رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن رغبان مولى حبیب بن مسلمة قال لقد رأيت اصحاب رسول الله ﷺ يهبون اليهما كما يهبون الى المكتوبة يعنى الركعتين قبل المغرب﴾ (رواه المروزی فی قیام اللیل ص ۴۷، وابن حبان فی

الثقات ص ۶۳ ج ۲ قلمی)

”رغبان“ ”حبیب بن مسلمہ“ کے غلام سے روایت ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کیلئے ایسی خوشی اور شوق سے اٹھتے تھے جیسے فرض نماز کیلئے اٹھتے تھے“  
توضیح: اس اثر سے اس سنت کی بھلائی اور اس کا مؤکد ہونا معلوم ہوا نیز معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سنت پڑھتے تھے کیونکہ راوی نے کسی ایک کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا کہ وہ نہیں پڑھتا تھا۔

### اثر نمبر 2

از عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ادرکت اصحاب محمد رسول الله ﷺ وهم يصلون عند كل تأذین﴾ (رواه المروزی ص ۴۷)

”عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ تابعی کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا اور وہ ہر اذان کے وقت (یعنی اسکے بعد) سنت پڑھتے تھے“

توضیح: اس روایت میں مطلق نماز کا ذکر ہے لہذا ہر نماز سے پہلے سنت ہے اور مغرب بھی اس میں داخل ہے اور راوی عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ مشہور تابعی ہے جسکی ایک سو بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی ہے (تہذیب التہذیب ص ۲۶۱ ج ۶) ان میں سے اٹھائیس کے نام ”تہذیب“ میں مذکور ہیں

- |   |   |
|---|---|
| (۱) آپ کے والد ابولیلیٰ،                        | (۲) امیر المومنین عمر فاروق، (۳) عثمان غنی،   |
| (۴) علی المرتضیٰ،                               | (۵) سعد بن ابی وقاص، (۶) حذیفہ بن الیمان،     |
| (۷) معاذ بن جبل،                                | (۸) مقداد بن الاسود، (۹) عبداللہ بن مسعود،    |
| (۱۰) ابو ذر غفاری،                              | (۱۱) ابی بن کعب، (۱۲) بلال بن رباح (مؤذن)،    |
| (۱۳) سہل بن حنیف،                               | (۱۴) عبداللہ بن عمر، (۱۵) عبداللہ بن ابی بکر، |
| (۱۶) قیس بن سعد،                                | (۱۷) ابی ایوب انصاری، (۱۸) کعب بن عجرہ،       |
| (۱۹) ابوسعید الخدری،                            | (۲۰) ابی موسیٰ اشعری، (۲۱) انس بن مالک،       |
| (۲۲) براء بن عازب،                              | (۲۳) زید بن ارقم، (۲۴) سرہ بن جندب،           |
| (۲۵) صہیب رومی،                                 | (۲۶) عبدالرحمن بن سرہ، (۲۷) اسید بن حضیر،     |
| (۲۸) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔ |   |

ثابت ہوا کہ یہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سنت پڑھتے تھے۔

### اثر نمبر 3

از راشد بن یسار رحمۃ اللہ علیہ

عن راشد بن یسار اشہد عن خمسة ممن بايع تحت الشجرة

انہم کانوا یصلون رکعتین قبل المغرب ﴿﴾ (رواہ البیہقی ص ۲۷۶ ج ۲ و

المروزی ص ۴۷، ابو نعیم فی معرفۃ الصحابہ ص ۴۶ ج ۲ (قلمی) فی ترجمۃ مرداس رضی اللہ عنہ)

”راشد بن یسار سے روایت ہے کہ بیعت الرضوان میں شریک پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت پڑھتے تھے“

توضیح: یہ درخت وہی ہے جس کے نیچے صلح حدیبیہ کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی جسے بیعت الرضوان کہا جاتا ہے۔ جسکی شان میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾

(سورۃ الفتح پ ۳۲)

”اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی“  
اتنی شان والوں کا اس سنت کو ادا کرنا اسکی بڑی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

#### اثر نمبر 4

از عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

﴿عن عبد الرحمن بن عوف قال كنا نركعهما إذا قمنا يعني

بين الاذان و الاقامة في المغرب﴾

(رواہ البیہقی فی سننہ ص ۴۷۶ ج ۲، و للمروزی ص ۴۷، و ابن حزم فی المحلی ص)

”عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہؓ) مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں سنت پڑھتے تھے“

توضیح: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ وہ برگزیدہ شخصیت ہیں جن کے پیچھے خود رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی (ابن ماجہ ص ۸۸) اور وہ نہ صرف اپنی بلکہ عام

صحابہ کی طرف سے بھی عمل کرتا بیان کر رہے ہیں۔

### اثر نمبر 5

#### از زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن زر قال قدمت المدينة فلزمت عبد الرحمن بن عوف

و ابی بن کعب فکانا یصلیان رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب

لا یدعیان ذالک﴾ (المروزی و البیہقی ص ۲۷۶ ج ۲ نحوہ)

”زر بن حبیش تابعی فرماتے ہیں کہ میں مدینے آیا پھر عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کی صحبت میں رہا یہ دونوں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے انہیں ترک نہیں کرتے تھے“  
توضیح: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مشہور حافظ قرآن اور رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے۔

### اثر نمبر 6

#### از عبد اللہ بن عمرو ثقفی رحمۃ اللہ علیہ

﴿عن عبد اللہ بن عمرو الثقفی رأیت جابر بن عبد اللہ یصلی

رکعتین قبل المغرب﴾ (المروزی ص ۴۵)

”عبد اللہ بن عمرو ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے“

### اثر نمبر 7

#### از عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

﴿عن ابن عباس قال صلوٰۃ الاوابین ما بین الاذان



واقامة المغرب ﴿ (المروزی)

”مفسر قرآن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صلوٰۃ الاوابین (یعنی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بندوں کی نماز) نمازِ مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان میں ہے“

## اثر نمبر 8

از ابن عمر رضی اللہ عنہ

﴿ وسأل رجل عن ابن عمر فقال ممن انت قال من اهل الكوفة قال من الذين يحافظون على ركعتي الضحى فقال و انتم ممن تحافظون على الركعتين قبل المغرب فقال ابن عمر كنا نتحدث ان ابواب السماء تفتح عند كل اذان ﴾ (المروزی ص ۴۷)

”کسی شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کوئی مسئلہ پوچھا تب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کہاں کا باشندہ ہے؟ کہنے لگا کوفہ کا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم وہی ہو جو ہمیشہ ضحیٰ کی دو رکعتیں پڑھتے ہو تب اس شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ وہی ہو جو مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہو۔ تب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے نزدیک یہ حدیث رائج تھی کہ ہر اذان کے وقت (قبولیت اور رحمت نازل ہونے کیلئے) آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں“

توضیح: ان دونوں روایتوں سے اس سنت کی فضیلت اور اہمیت معلوم ہوئی نیز ابن عمر رضی اللہ عنہم کے قول سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سنت ہمیشہ پڑھتے تھے۔

## آثار نمبر 9 تا 28

## از صحابہ کرامؓ اور تابعین کرامؓ

۹۹۔ عن خالد بن معدان انه كان يركع ركعتين بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب ، لم يدعهما حتى لقي الله وكان يقول ان ابا الدرداء كان يركعهما ويقول لا ادعهما وان ضربت بالسياط .....

۱۰۔ عن يحيى بن سعيد انه صحب انس بن مالك إلى الشام فلم يكن يترك ركعتين عند كل اذان .....

۱۱۔ سئل سعيد بن المسيب عن الركعتين قبل المغرب فقال ما رأيت فقيها يصليهما ليس سعد بن مالك .....

۱۲۔ في رواية كان المهاجرون لا يركعون الركعتين قبل المغرب وكانت الانصار يركعونهما وكان انس يركعهما .....

۱۳۔ عن مجاهد قالت الانصار لا نسمع اذانا الا قمنا فصلينا .....

۱۴۔ عن الحسن بن محمد بن الحنفية انه يقول ان عند كل اذنين ركعتين .....

۱۵۔ سئل قتادة عن الركعتين قبل المغرب فقال كان ابو هريرة يصليهما .....

١٦ موعن سويد بن غفلة كنا نصلی الركعتين قبل المغرب و

هى بدعة ابتدعناها فى امرة عثمان .....

١٧ موعن عبد الله ابن بريدة، كان يقال ثلث صلوات

صلوة الاوابين و صلوة المنيين و صلوة التوابين و

صلوة الاوابين ركعتين قبل صلوة الصبح و صلوة المنيين صلوة

الضحى و صلوة التوابين ركعتين قبل المغرب .....

١٨، ١٩ موعن عبد الله بن بريدة و يحيى بن عقيلى يصليان

قبل المغرب ركعتين .....

٢٠ موعن الحكم رأيت عبد الرحمن ابن ابى ليلى يصلى قبل

المغرب ركعتين .....

٢١ موعن الحسن عنهم فقال حسنتين و الله جميلتين لمن

اراد الله بهما .....

٢٢ موعن سعيد بن المسيب حق على مؤمن اذا اذن ان

يركع ركعتين .....

٢٣ موعن كان الاعرج و عامر ابن عبد الله بن الزبير يركعهما .....

٢٤ موعن اوصى انس بن مالك ولده ان لا يدعوها وعن

مكحول على المؤذن ان لا يركع ركعتين على اثر التاذين .....

٢٥ موعن الحكم ابن الصلت رايت عراك بن مالك اذا اذن

المؤذن بالمغرب قام فصلى سجدتين قبل الصلوة.....

۲۶۔ و عن السكن بن حكيم رأيت علباء بن احمر اليشكري

اذا غربت الشمس قام فصلى ، ركعتين قبل المغرب.....

۲۷۔ و عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عمر ان كان المؤذن ليؤذن

بالمغرب ثم تفرع المجالس من الرجال يقومون يصلون نهما.....

۲۸۔ وعن الفضل بن الحسن انه يقول ل الركعتان اللتان

تصليان بين يدي المغرب صلوة الاوابين ﴿الروزی ص ۴۷-۴۸﴾

”9۔ خالد بن معدان تابعی ہمیشہ مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت پڑھتے تھے اور تاوفا ت ترک نہیں کیں اور ابو درداءؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگرچہ مجھے کوڑے مارے جائیں تب بھی یہ سنت نہیں چھوڑوں گا اور پڑھتے رہے

10۔ اور یحییٰ بن سعید انصاری انس بن مالک کے ساتھ سفر میں تھے وہ (انسؓ) ہر اذان (مغرب کی یا دوسری) کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے

11۔ اور سعید بن مسیب تابعی سے پوچھا گیا تو کہنے لگے سعد بن مالک (ابو سعید خدری) کے علاوہ کسی بھی اہل علم کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور دوسری روایت میں کہا کہ مہاجر نہیں پڑھتے تھے اور انصار پڑھتے تھے اور انسؓ پڑھتے تھے

12۔ اور مجاہد تابعی سے روایت ہے کہ انصاری کہتے تھے کہ ہم اذان سنتے تھے تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے

13۔ حسن بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ہر اذان (مغرب کی خواہ دوسری) کے بعد دو رکعتیں ہیں

14۔ اور قتادہ تابعی سے اس بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عید پڑھتے تھے

15۔ اور سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسکو خلافت عثمانیہؓ میں رائج کیا

16۔ عبد اللہ بن بریدہ تابعی کہتے ہیں کہ (صحابہؓ اور تابعینؓ میں) اس طرح کہا جاتا

تھا کہ صلاۃ الا وایین (اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز) فجر کی سنت ہے اور

صلوۃ المنینین (اللہ کے سامنے جھکنے والوں کی نماز) صبحی کی نماز ہے اور صلوۃ التوابین

(عند اللہ توبہ کرنے والوں کی نماز) مغرب سے پہلے دو رکعتیں ہیں

17 تا 23۔ اور عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن عقیل، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، عامر بن عبد اللہ

بن زبیر، علقم بن مالک اور عبد الرحمن بن ہر مزالا عرج، علباء بن احمد الیشیری یہ سب

تابعی یہ سنت پڑھتے تھے

24۔ اور حسن بصری سے اس سنت کے بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے اللہ کی قسم یہ دو

رکعتیں دو نیکیاں اور دو بہترین خصلتیں ہیں مگر! جو اللہ کیلئے پڑھے

25۔ اور سعید بن مسیب و مکحول شامی فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر اذان

کے بعد دو رکعتیں پڑھے

26۔ اور انس بن مالکؓ نے اپنی اولاد کو وصیت فرمائی کہ یہ دو رکعتیں ترک نہ کریں

27۔ امیر المؤمنین عمرؓ کے پوتے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ مغرب کی اذان

ہوتے ہی مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگ کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ مجلسیں

اور بیٹھک خالی ہو جاتی تھیں یعنی کوئی بھی پڑھنے سے پیچھے نہیں رہتا تھا

28۔ اور فضل بن حسن کہتے تھے کہ مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت ”صلوۃ الا وایین“ ہے

توضیح: ان آثار اور روایات سے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ صحابہؓ خواہ تابعینؓ میں اس سنت

پر عمل عام تھا اور ان کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ تھی کیونکہ اپنی اولاد کو وصیت کر رہے تھے

کہیں یہ سنت ترک نہ ہو جائے اور کوڑے برداشت کرنا قبول کر رہے تھے مگر اس سنت کو چھوڑنے پر تیار نہ تھے اور اسکی تعریف کر رہے تھے نیز اسکا اجر بنا کر اسکی اشاعت اور تبلیغ کر رہے تھے۔

سوال: سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری کے علاوہ دوسرے کسی اہل علم کو (یہ دور کعت) پڑھتے نہیں دیکھا؟

جواب: یہ سعید بن مسیب کے دیکھنے کی بناء پر ہے حالانکہ دوسرے بہت سارے علمائے صحابہؓ سے یہ ثبوت موجود ہے مثلاً عبد الرحمن بن عوف، ابی بن کعب، ابو ایوب انصاری، ابن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابو درداء، ابن عباس، انس بن مالک، ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہم یہ سب علماء فقہاء تھے بلکہ انس رضی اللہ عنہ کا قول حدیث نمبر 8 میں گذر کہ لباب صحابہؓ یعنی خاص صحابہؓ پڑھتے تھے اور اثر نمبر 3 میں گذر کہ یعۃ الرضوان والے پڑھتے تھے

﴿فمن عرف الشئی حجة علی من لم یعرفه﴾

ثانیاً: خود سعید بن المسیب بھی اس سنت کے قائل ہیں کیونکہ فرما رہے ہیں کہ اس سنت کا پڑھنا مسلمانوں پر حق ہے۔

سوال: ابن المسیب مہاجرین کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ وہ (یہ سنت) نہیں پڑھتے تھے؟

جواب: یہ انکی معلومات کے تحت ہے حالانکہ عبد الرحمن بن عوف، ابن عمر رضی اللہ عنہم یہ سب مہاجر تھے جن سے ثبوت اوپر گذر چکا۔ نیز عثمان رضی اللہ عنہ بھی مہاجر ہیں اوپر گذر کہ ان کے دور خلافت میں یہ سنت پڑھی جاتی تھی۔ ایضاً عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے اثر

نمبر 2 میں جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثبوت گذرا، ان میں یہ نام بھی ہیں، علی المرتضیٰ، سعد بن ابی وقاص، مقداد بن اسود، لکن مسعود، بلال (مؤذن)، عبد اللہ بن ابی بکر، ابو موسیٰ، صہیب رومی، عبد الرحمن بن سمرہ اور یہ تمام کے تمام مہاجر تھے۔ نیز ”یہیقی“ ص ۴۷۶ ج ۲ میں ابو یوب کی حدیث ہے کہ ابو بکر صدیق اور عثمان رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں یہ سنت پڑھی جاتی تھی یہ بھی مہاجر تھے۔

سوال: سوید بن غفلہ کے قول سے معلوم ہوا کہ یہ سنت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں رائج ہوئی اس سے قبل نہ تھی؟

جواب: اس سنت کا ثبوت رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مہدک اور خلفاء کے دورِ خلافت میں مل چکا ہے نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سنت پر عمل کرنے کا ثبوت مل چکا ہے لہذا اسکی اصل ثابت ہے۔

مگر امیر عمر رضی اللہ عنہ سورج کے سرخ ہونے کے بعد نماز پڑھنے والوں پر سختی کرتے تھے اور انکو کوڑے مارتے تھے اس ڈر سے لوگ مغرب سے قبل کی دو رکعتیں بھی نہیں پڑھتے تھے لیکن امیر عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بار زید بن وہب نے یہ سنت پڑھی تو انہوں نے کوئی انکار نہیں کیا (مختصر قیام الیل ص ۴۹)

لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اکثر لوگ یہ سنت ادا کرتے تھے اس بناء پر سوید بن غفلہ نے کہا ہے کہ یہ سنت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں رائج ہوئی اسی طرف ”امام یہیقی“ نے ص ۴۷۶ ج ۲ میں اشارہ کیا ہے۔

الغرض یہ سنت مشہور و معروف ہے۔

## اثر نمبر 29

### از ابن عمر رضی اللہ عنہ

﴿عن ابن بريدة لقد ادرکت عبد الله بن عمر یصلی تینک

الركعتین لا ید عهما علیٰ حال﴾ ( دارقطنی ص ۹۹..... طبع ہند)

”ابن بريدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے اور کبھی بھی ترک نہیں کرتے تھے“

## ناظرین

احادیث و آثار کے بعد مذاہب اربعہ کی کتب سے ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔





## مذاهب اربعہ

### حنفی مذہب سے ثبوت

نمبر 1..... علامہ جمال الدین زلیلی نے نصب الراية ص ۱۴۰ ج ۲ میں اس سنت کی نفی میں روایت لا کر اس پر جرح کی ہے اور سنداً وقتاً اسکو خطا مانا ہے نیز انن جوزی سے نقل کیا ہے کہ اس نے اس روایت کو موضوع روایات میں شامل کیا ہے اور صفحہ نمبر ۱۴۱ ج ۲ میں اس سنت کے ثبوت کے بارے میں روایت نقل کی ہیں نیز صفحہ نمبر ۱۷۳ میں اس طرح فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ

﴿ان رواية المثبت مقدمة على النافي مع ان رواية الاثبات اصح﴾

”ثبوت والی روایت نفی والی روایت پر مقدم ہے نیز ثبوت والی روایت اصح ہے“

نمبر 2..... علامہ انن نجم ”البحر الرائق شرح كنز الدقائق“ ص ۲۶۶ ج ۱ میں لکھتے ہیں کہ

﴿وفي صحيح البخارى انه ﷺ قال صلوا قبل المغرب ركعتين و

هو أمر ندب وهو الذى ينبغى اعتقاده فى هذه المسئلة والله الموم

فق وما ذكروه فى الجواب لا يذفعه﴾

”اور صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ مغرب سے قبل دو رکعت پڑھا کرو۔ آپ ﷺ کا یہ حکم استحباب کیلئے ہے اور اس مسئلے کیلئے یہی عقیدہ رکھنا چاہئے کہ (عمل کیلئے) توفیق اللہ دینے والا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اس حدیث کیلئے جو جواب دیا جاتا ہے وہ اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتا“

نمبر 3..... علامہ عبدالحی لکھنوی ”عمدہ الرعاہ حاشیہ شرح الوقایہ“ ص ۱۳۲ ج ۲  
اس سنت کو مباح اور جائز کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ

﴿لو صلیٰ رکعتین خفیفیتین بحیث لم یلزم تأخیر المغرب لم یکره﴾  
”اگر یہ سنت دو رکعتیں ہلکی کر کے پڑھی جائیں کہ مغرب فرض نماز میں تاخیر نہ ہو تو  
مکروہ نہیں ہے“

علامہ ابن الہمام ”فتح القدیر شرح الہدایہ“ ص ۳۱۸ ج ۱ میں اسی طرح لکھتے ہیں  
کہ دو رکعتیں کم وقت لیتی ہیں اس لئے فرض نماز میں تاخیر نہیں ہوگی۔

### مالکی مذہب سے ثبوت

نمبر 1..... امام ابو الولید باجی جو کہ مالکی مذہب کے بڑے مشہور عالم ہیں۔ وہ  
”المنتقى“ شرح المؤطا ص ۲۶۷ ج ۱ میں لکھتے ہیں کہ

﴿و اما قبل المغرب فقد روى عن انس كذا نفعلى على  
عهد رسول الله ﷺ ركعتين بعد غروب الشمس قبل  
صلوة المغرب فقلت له اكان رسول الله ﷺ صلاهما قال  
كان يرانا نصليهما فلم يأمرنا ولا ينهانا وهذا يدل  
على جواز ذلك﴾

”نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں“ سنت“ کے بارے میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں پڑھتے تھے پھر راوی نے پوچھا رسول  
اللہ ﷺ بھی پڑھتے تھے؟ کہنے لگے آپ ﷺ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے پس  
آپ ﷺ نے ہمیں منع کرتے نہ حکم کرتے تھے۔ (یہ حدیث نمبر 4 میں گذری) اور یہ

حدیث اس سنت کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے“

نمبر 2..... علامہ ابن العربی ”شرح الترمذی“ ص ۳۰۰ ج ۲ میں لکھتے ہیں کہ

﴿الحديث فيه صحيح عن رسول الله ﷺ في كل صحيح مسند﴾

”اس سنت کے ثبوت کے بارے میں حدیث کی ہر صحیح اور مسند کتاب میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث موجود ہے“

### شافعی مذہب سے ثبوت

نمبر 1..... امام النووی ”شرح مسلم“ ص ۲۷۸ ج ۱ میں فرماتے ہیں کہ

﴿والمحتار استحباباً بهذه الأحاديث الصحيحة الصريحة و في

صحيح البخارى عن رسول الله ﷺ صلوا قبل المغرب قال في

الثالثة لمن شاء و اما قولهم يؤدى الى تأخير المغرب فهذا خيال

منا بدّ للسنة فلا يلتفت اليه و مع هذا فهو زمن يسير لا تتأخر به

الصلوة عن اول وقتها و اما من زعم النسخ فهو مجازف لان

النسخ لا يصار اليه الا اذ اعجزنا عن التاويل و الجمع بين

الأحاديث و علمنا التاريخ وليس هنا شئ من ذلك و الله اعلم﴾

”مختار مذہب کے مطابق مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مستحب (موجبِ اجر) ہے اور

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مغرب سے پہلے نماز پڑھو

الخ (حدیث نمبر 3) باقی یہ کہنا کہ فرض میں تاخیر ہو جائے گی فضول خیال اور خلافِ

سنت ہے نیز (دو رکعتیں پڑھنے) سے فرض نماز اول وقت سے مؤخر نہیں ہوتی اور جو

اس کے منسوخ ہونے کا گمان رکھتے ہیں وہ خلافِ حق ہے اس لئے کہ ”منسوخ“ کہنا جب

صحیح ہو گا جب روایات ایک دوسرے کے متعارض ہوں اور ان میں تطبیق دینا ناممکن ہو ایضاً تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی روایت مقدم ہے اور کوئی مؤخر یہاں یہ دونوں شرطیں ناپید ہیں اس لئے اس سنت کا حکم منسوخ نہیں محکم ہے“

نمبر 2..... فقہ شافعی کی مشہور کتاب ”الانوار لاعمال الابرار“ مصنفہ علامہ یوسف اردبیلی ص ۸۰ ج ۱ میں ہے کہ

﴿واستحب رکعتان قبل المغرب بین الاذانین﴾

”نماز مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے“  
نمبر 3..... علامہ ابن سید الناس ”شرح الترمذی (المصور)“ میں حدیث نمبر 1 کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

﴿فیہ استحباب رکعتین قبل المغرب﴾

”اس حدیث سے نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھنا مستحب ثابت ہوتا ہے“  
نمبر 4..... امام ابو القاسم الرافعی ”فتح العزیز شرح الوجیز ص ۱۸ تا ۲۰ ج ۴ (فی ذیل المجموع شرح المہذب) میں لکھتے ہیں کہ

﴿و بهذا الوجه قال ابو اسحاق الطوسی و كذلك ابو الزکریا﴾

”شافعی مذہب کے دو بڑے امام ابو اسحاق طوسی اور ابو زکریا سکری اس سنت کو مستحب کہتے ہیں“

نمبر 5..... امام غزالی ”احیاء العلوم“ ص ۱۷۵ ج ۱ میں فرماتے ہیں کہ

﴿واما رکعتان قبلها بین اذان المؤذن و امامة المؤذن علیٰ

سبیل المبادرة فقد نقل عن جماعة من الصحابة کابی بن کعب

و عبادہ بن الصامت و ابی ذرؤ زید بن ثابت﴾

”مغرب سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں جلدی پڑھ لیتا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔ ابی بن کعب، عبادہ بن ثامت، ابوذر غفاری اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم“

## حنبلی مذہب سے ثبوت

نمبر 1..... ”فتاویٰ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ“ میں ہے کہ

﴿فَاذَا كَانَ الْمُؤَذِّنُ يَفْرُقُ بَيْنَ الْإِذَانِ مَقْدَارَ ذَلِكَ فَهَذِهِ صَلَوةٌ حَسَنَةٌ﴾

”جب مؤذن اذان اور اقامت کے مابین مسنون طریقے سے ٹھرے تو یہ سنت بہتر اور موجب اجر ہے“

نمبر 2..... فقہ حنبلی کی معتبر کتاب ”شرح الزاد المستقنع“ ص ۶۰ میں ہے کہ

”نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں مباح اور جائز ہیں“

نمبر 3..... ”کشاف القناع“ ص ۴۹۸ ج ۱ میں ہے کہ

﴿وَيَبِينُ لِمَنْ شَاءَ رَكْعَتَانِ بَعْدَ إِذَانِ الْمَغْرِبِ قَبْلَهَا﴾

”نمازِ مغرب سے قبل دو رکعتیں جو چاہے اس کے لئے سنت ہیں“

اور ص ۲۸۲ ج ۱ میں ہے کہ

﴿وَفِيهِمَا أَيْ (الرَّكْعَتَيْنِ) قَبْلَ الْمَغْرِبِ (ثَوَابٌ) قُلْتُ هَذَا يَدُلُّ

عَلَى اسْتِحْبَابِهِمَا﴾

”مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا باعثِ اجر ہے لہذا انکا پڑھنا مستحب ہے“

نمبر 4..... فقہ حنفی کی مشہور کتابوں ”المعنی“ ص ۷۶۶ ج ۱ اور ”الانصاف“

ص ۴۲۲ ج ۱ میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کو جائز اور مباح کہا گیا ہے۔

## راشدی خاندان کا اس بارے میں مسلک

ناظرین: سندھ میں راشدی خاندان کا کافی اثر ہے اور اس خاندان کی دینی، علمی خدمات کی وجہ سے سندھ کے اکثر لوگ اس کے معتقد ہیں اور محمد ﷺ، ہمارے (راشدی) خاندان میں اس سنت پر عمل اور اسکی ترغیب دلا نا ان گجرا ہے چنانچہ راشدی خاندان کے مورثِ اعلیٰ مشہور بزرگ عالم اور فاضل سید محمد راشد شاہ بن سید محمد بقا شاہ الحسینی العلوی المتوفی ۱۲۳۳ھ رحمۃ اللہ علیہ جن کی طرف راشدی خاندان منسوب ہے۔ آپ سے یہ سنت قولاً و عملاً ثابت ہے یہاں آپ کے خاندان اور معتقدین کی عبرت کیلئے ایک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے۔ آپ کی مشہور ملفوظات ہے جو کہ آپ کے مشہور خلیفہ محمود نظامانی نے جمع کی ہے جو اصل میں ”مجمع الفيوضات“ کے نام سے فارسی زبان میں ہے جسکا سندھی زبان میں ترجمہ ”نفحات الکرامات“ کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اس کے صفحہ نمبر ۳۴-۱۳۳ باب دوم نقل نمبر ۲۸ میں ہے کہ ناقل یعقوب فقیر نے دیکھا کہ ایک مرتبہ آپ نے درگاہ مبارک والی مسجد شریف میں نماز مغرب سے پہلے اذان کے بعد فرمایا کہ

”اے دوستو! ہم آج پیغمبر کریم ﷺ کی متابعت کریں گے“

یہ فرما کر فرض نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعتیں نفل نماز شروع کر دی شہر کی جماعتوں میں سے جو بھی آ رہا تھا وہ سوال کر رہا تھا کہ فرض نماز ہو چکی؟ پھر جب آپ نفل نماز سے فارغ ہو چکے تب جماعت کے ساتھ مل کر فرض نماز ادا کی۔ پھر فرمانے لگے یہ بھی پیغمبر کریم ﷺ کی سنت ہے کہ ایک مرتبہ آپ کریم ﷺ نے مغرب کی اذان کے بعد

نفل پڑھے تھے پھر جو صحابی ”آ رہا تھا یہی سوال کر رہا تھا کہ فرض نماز ہو چکی؟  
الحمد للہ سے یہ متابعت بھی پوری ہوئی۔

ناظرین: اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان دو رکعتوں کا سنت ہونا خاندانِ راشدینہ کے نزدیک مسلم ہے نیز آپ کے پرپوتے ہمارے جد امجد سید ابو التراب رشد اللہ شاہ المعروف ”بصاحب الخلافہ و بصاحب الشریعہ“ آپ کی علمی تحقیق اور فن سنت میں مہارت علماء کے نزدیک مسلم ہے۔ مخدوم مولوی محمد عثمان نورنگ زادہ اپنی مشہور تفسیر ”تنویر الایمان“ ص ۳ ج ۱ میں آپ کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں کہ

﴿عالم افضل مربی مکمل اکمل ے مثل فاضل اجل یبعد یل  
مفسر آیات قرآنی محدث لاثانی فقیہ ربانی مجمع اشتات  
علوم نقلیہ منبع فہوم عقلیہ وارث علوم رسول اللہ آیۃ من  
آیات اللہ داعی الخلق الی اللہ﴾

اور علامہ عبید اللہ سندھی کہتے ہیں کہ

”ان سے محبتیں رہیں، علم حدیث کے بڑے جید عالم اور صاحب تصنیف تھے“

(اہنامہ شریعت سکھر سوانح حیات نمبر، مطبوعہ ۱۳۷۱ھ ۱۹۸۱ء، صفحہ ۴۰۹)

آپ اپنی کتاب ”ثمر آخرت“ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں کہ اس سنت کا ثبوت جس طرح آپ ﷺ سے قولاً ملتا ہے اسی طرح فعلاً بھی ملتا ہے۔ جیسے ”صحیح ابن حبان“ اور ”قیام البیلا“ محمد بن نصر میں صحیح سند سے مروی ہے اس وجہ سے ”سبل السلام“ میں لکھتے ہیں کہ

﴿فقد ثبت شرعیتهما بالقول و بالفعل﴾

پس اس حدیث کی وجہ سے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مستحب و

مندوب ہے۔ اسی طرح علماء صوفیہ خواہ احناف کے مسلم بزرگ زیدہ بزرگ شیخ ابن عربی الجاتمی الطائی الصوفی اپنی مشہور کتاب ”الفتوحات المکیہ“ ص ۶۲۱ ج ۱ میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کو سنت کہتے ہیں اور یہی مذہب اپنے اساتذہ سے نقل کرتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کی محبت عطاء فرمائے اور اسکو سمجھنے اور عمل کی توفیق بخشے۔

ویرحمہ اللہ عبد اقال آمینا

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ و نبیہ و صفیہ و خلیلہ اکرم الاولین و الآخرین و علی آلہ و صحبہ اجمعین و علی التابعین و اتباعہم الی یوم الدین

و أنا العبد

السید ابو محمد بیح الدین شاہ الراشدی المکی

غفرلہ ولو الدیہ





## مسلك اہل حدیث کی امتیازی خوبیاں

☆ اس مسلك میں اعتدال کا ایک حسن ہے۔

☆ یہاں بے داغ اور بے لچک توحید ہے۔

☆ یہاں ضابطہ حیات، اسوہ رسول اللہ ﷺ ہے۔

☆ یہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لامحدود محبت بھی ہے اور اہل بیت سے  
والہائے عقیدت بھی۔

☆ یہاں ائمہ کرام اور اولیاء دین کی بہت زیادہ عزت و تعظیم ہے۔

☆ یہاں صحیح حدیث کو ائمہ کے قول پر ترجیح دینے کا ذوق بھی ہے اور فقہاء کرام کی  
بہترین کاوشوں کا اعتراف بھی۔

☆ یہاں احکام شریعت کی پیروی بھی لازم ہے اور نفس کو پاک کرنے کا شغل بھی۔

# مجموعت الیہدیت سترہ کرکی ہیر کی مطبوعات



Designed by: Faiz Tan